شِرکَۃُ الصَّنائِعُ

مفتی وزیر احمد

جامعہ ضیائے مدینہ، لیہ

اہل حرفت اور مزدور بوجوہ ملکر کام کرتے ہیں، ایک اجیر کو اس کی وجاہت کے باعث سائی پر کام کثیر ملتا ہے، مگر وہ اس کام میں مکمل مہارت نہیں رکھتا اور دوسرے آدمی کو ہنر مند ہونے کے بوجود کام نہیں ملتا۔ یا پھر کام اِس نوعیت کا ہے کہ تنہا اجیر کے لئے کرنا ناممکن اور دشوار ہے، مکمل لیبر کے عمل سے کام ہوگا، اکیلے آدمی سے نہیں، بعض آرڈر ایسے کاموں کے بھی موصول ہوتے ہیں جن کے لئے کثیر کاریگروں اور اجیروں کی ضرورت پڑتی ہے، کبھی مستاجر اتنے وقت میں کام مکمل کرنے کا کہتا ہے جس میں تنہا ہنر مند نہیں کرسکتا، غرضیکہ عصر حاضر میں متعدد وجوہات کی بنا پر ایک کوتاہ ہنر مند سے لیکر طویل القامت صنعتکاروں سمیت لاکھوں لوگ باہم ملکر کام کررہے ہیں اور ان کی ایک طویل فہرست ہے۔ نمک کی ''کان'' سے اکیلا اجیر نمک نکال سکتا ہے نہ وسیع پیانہ کی فیکٹریوں میں ایک انجینئر کام پر پورا اتر سکتا ہے۔

اس لئے بیشتر اداروں میں ہنر مندوں اور مزدوروں کی کثیر تعداد باہم ملکر کام کرنے پر مجبور ہے اور ایک ساتھ کام کرنے والوں سے متعلق فقہاء کی تعبیرات میں بہت تنوع ہے، بلا اجرت کام کرنے کی صورت میں متبرع، مزدوری پر کام کرنے والا ''اجیر خاص یا اجیر مشترک کہلائے گا، دو یا اس سے زاید ہنر مند اور مزدور بلا مال ایک جنس یا مختلف جنس کے کام مشترکہ صورت میں لیں، خواہ دونوں ہنر مند ایک مکان میں رہتے ہوں یا مختلف جگہوں میں اور اس کام کی مزدوری ان کے مابین تقسیم کی جائے تو اسے ''شرکۃ الصنائع، شرکۃ التقبل، شرکۃ الابدان اور شرکۃ الاعمال'' کہا جاتا ہے۔ نیز شرکۃ الصنائع اور اجیر میں تنافی بھی نہیں ہے۔

شرکۃ الصنائع کی تعریف:

اہل لسان اور فقہاء کرام نے صناعوں کے صنائع اور اجیروں کے عمل میں ''شرکۃ ''کو ''شرکۃ الصنائع، شرکۃ التقبل، شرکۃ الابدان اور شرکۃ الاعمال'' سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ معجم لغۃ الفقہاء میں ہے:

☆اعف عمن ظلمك وصل من قطعك واعط من حرمك واحلم على من اساء اليك تجد السرور والامن.☆

شِرْکَةُ الصَّنَائِعِ اَوْشِرْکَةُ التَّقْبِیْلِ اَنْ یَّشْتَرِکَ الصَّانِعَانِ کَالْخَیَّاطِیْنِ وَالنَّجَّارِیْنِ فَیَقْبَلَانِ الْاَعْمَالَ وَمَاحَصَلَاہُ مِنْ اَجْرٍفَھُوَبَیْنَھُمَاعَلٰی مَاشَرَطَاہُ''.

''شرکت الصنائع اورشرکت التقبیل''اسے کہتے ہیں کہ دوہنرمند جیسے درزی اورترکھان کام لیں اور جومزدوری انہیں حاصل ہووہ شرائط کے تحت ان کے مابین تقسیم کی جائے۔

علامہ نجم الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَشِرْکَةُ التَّقَبُّلِ:مِنْ قَبُوْلِ اَحَدِھِمَاالْعَمَلَ وَاِلْقَائِہٖ عَلٰی صَاحِبِہٖ''.

ایک پتی دار کا کام قبول کرکے دوسرے پر ڈالنا''شرکۃ التقبل''سے عبارت ہے۔

(طلبة الطلبة فی الاصطلاحات الفقهیه:۲۲۱،قدیمی کتب خانہ کراچی)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ شرکۃ الصنائع کی تعریف لکھتے ہیں:

وَاَمَّاشِرْکَةُ الصَّنَائِعِ وَیُسَمّٰی شِرْکَةَ التَّقَبُّلِ کَالْخَیَّاطِیْنَ وَالصَّبَّاغِیْنَ یَشْتَرِکَانِ عَلٰی اَنْ تَقَبَّلَا الْاَعْمَالَ وَیَکُوْنُ الْکَسْبُ بَیْنَھُمَا...

''بہرحال ہنرمندوں کی شرکت جسے''شرکۃ التقبل''بھی کہاجاتا ہے جیسے جامہ دوزوں اوررنگریزوں کی اس طرح شرکت ہو کہ وہ دونوں کام لیں اورکمائی ان کے درمیان(بانٹی) جائے۔

(ہدایہ:۲/۶۱۲،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

(وَاَمَّاالشِّرْکَةُ الْاَعْمَالِ)فَھِیَ کَالْخَیَّاطِیْنَ وَالصَّبَّاغِیْنَ اَوْاَحَدُھُمَاخَیَّاطٌ وَالْاٰخَرُصَبَّاغٌ اَوْاِسْکَافٌ یَشْتَرِکَانِ کَانَ مِنْ غَیْرِمَالٍ عَلٰی اَنْ یَّتَقَبَّلَاالْاَعْمَالَ فَیَکُوْنُ الْکَسْبُ بَیْنَھُمَافَیَجُوْزُ ذٰلِکَ کَذَافِی الْمُضْمَرَاتِ

''اوربہرحال''شرکۃ الاعمال'': جیسا کہ درزیوں،رنگ کرنے والوں یاایک درزی اوردوسرارنگ کرنے والایا''موچی''بغیرمال کے بایں طریق شرکۃ کریں کہ''وہ دونوں کام لیں اورکمائی باہم بانٹ لیں''توایسا کرنا جائز ہے۔

(ہندیہ:۲/ ۳۲۸،داراحیاء التراث العربی،بیروت لبنان)

علامہ عبدالرحمن الجزیری رحمۃ اللہ علیہ "احناف" کے قول کے مطابق "شرکۃ الصنائع" کی تعریف لکھتے ہیں:

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ:شِرْکَۃُ الْاَعْمَالِ وَھِیَ اَن یَّتَّفِقَ صَانِعَانِ فَاَکْثَرُ، کَنَجَّارِیْنِ اَوْحَدَّادِیْنِ ،اَوْاَحَدُھُمَانَجَّارٌوَالْاٰخَرُحَدَّادٌعَلٰی اَن یَّشْتَرِکَامِنْ غَیْرِمَالٍ عَلٰی اَنْ یَّتَقَبَّلَا الْاَعْمَالَ وَیَکُوْنُ الْکَسْبُ بَیْنَھُمَا.

"دوسری قسم "شرکت الاعمال" ہے (اوراس کی تعبیر یوں ہے) دو یازاید ہنر مند مثلاً "ترکھان یالوہار" یاان میں سے ایک چوب ساز اور دوسرا آہن گربلا مال کام لینے پر شرکت کریں اور کسب ان کے مابین ہو۔

(الفقه علی المذاهب الاربعة: ۶۲/۳، مکتبۃ العصریہ بیروت، لبنان)

فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَاَمَّاشِرْکَۃُ الصَّنَائِعِ فَالْخَیَّاطَانِ وَالصَّبَّاغَانِ یَشْتَرِکَانِ عَلٰی اَن یَّتَقَبَّلَا الْاَعْمَالَ وَیَکُوْنُ الْکَسْبُ بَیْنَھُمَافَیَجُوْزُ ذٰلِکَ.

دو "درزی یا رنگ ساز" کا ٹھیکے پر کام لینا شرکۃ الصنائع ہے اور یہ جائز ہے۔

(خزانة الفقه: ۲۳۴، مکتبہ رشیدیہ اکوڑہ خٹک)

معروف محقق علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

وَھِیَ اَنْ یَّشْتَرِکَ اِثْنَانِ عَلٰی اَنْ یَّتَقَبَّلَا فِیْ ذِمَّتِھِمَاعَمَلاً مِنَ الْاَعْمَالِ ،وَیَکُوْنُ الْکَسْبُ بَیْنَھُمَا کَالْخِیَاطَۃِ وَالْحِدَادَۃِ وَالصِّبَاغَۃِ وَنَحْوِھِمَا،فَیَقُوْلَا:اِشْتَرَکْنَا عَلٰی اَنْ نَّعْمَلَ فِیْہِ عَلٰی مَا رَزَقَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اُجْرَۃٍ ،فَھُوَبَیْنَنَا عَلٰی شَرْطِ کَذَا

"شرکۃ الصنائع" اِسے کہتے ہیں کہ دو آدمی اپنے ذمہ کوئی کام قبول کرنے کی شرط پر شرکت کریں اور کمائی ان کے درمیان بانٹی جائے جیسے "خیاطی، آہن گری اور رنگ سازی" اور ان کی مثل (کوئی اور پیشہ) اور دونوں شریک (ایسی شرکت کے عقد کے مواقع اس طرح کہیں یا اس کے مترادف کلمات) "ہم نے اس (محل) میں کام کرنے پر شراکت کی ہے، اللہ تعالیٰ جو بھی اس اجرت سے ہمیں رزق دے گا تو وہ ہم اس شرط پر باہم تقسیم کرلیں گے"۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ:۴/۵۹۷، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شرکۃ الصنائع اور مذاہب اربعہ:

شرکۃ الصنائع حنفیہ، مالکیہ اورحنابلہ رحمہم اللہ کے نزدیک جائز ہے خواہ کام اورمقام متحد ہو یا مختلف۔ مگر مالکیہ! جوازِ شرکت کو اتحادِ صنعت کی شرط کے ساتھ مشروط ٹھہراتے ہیں، ہاں! شریکین نے اختلافِ صنعت کا ایسا عمل اگر اختیار کیا ہو جو ایک دوسرے کو متلازم ہو، تو پھر ان کے ہاں جواز میں کلام نہیں جیسے جامہ بافی اور پارچہ دوزی۔ شافعیہ اور امام زفر کا موقف ہے کہ "شرکۃ الاعمال" باطل ہے۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَاَمَّاشِرْکَۃُ الصَّنَائِعِ...فَیَجُوْزُ ذٰلِکَ وَھٰذَا عِنْدَنَا...وَقَالَ زُفَرُوَالشَّافِعِیُّ لَایَجُوْزُلِاَنَّ ھٰذِہٖ شِرْکَۃٌ لَایُفِیْدُمَقْصُوْدُھَاوَھُوَالتَّثْمِیْرُلِاَنَّہٗ لَابُدَّمِن رَّاسِ الْمَالِ وَھٰذَالِاَنَّ الشِّرْکَۃَ فِیْ الرِّبْحِ تَبْتَنِیْ عَلَی الشِّرْکَۃِ فِیْ الْمَالِ عَلٰی اَصْلِھِمَاعَلٰی مَاقَرَّرْنَا.

"شرکۃ الصنائع" احناف کے نزدیک جائز ہے، امام زفر رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ناجائز ہے۔ (عدم جواز پر ان کی دلیل یہ ہے) اس شرکۃ کا مقصود غیر مفید ہے اور وہ حصول نفع ہے۔ کیونکہ راس المال ضروری ہے اور یہ کیونکہ شرکۃ فی النفع شرکۃ فی المال پر مبنی ہے ان دونوں کی اصل کے مطابق جیسا کہ (ماقبل میں) ہم نے اس کو ثابت کیا۔

(ہدایہ:۲/۶۱۲، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ کمال الدین ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَقَالَ زُفَرُوَالشَّافِعِیُّ "لَایَجُوْزُلِاَنَّ الرِّبْحَ فَرْعُ الْمَالِ وَلَایَقَعُ الْفَرْعُ عَلَی الشِّرْکَۃِاِلَّابَعْدَالشِّرْکَۃِ فِی الْاَصْلِ".

امام شافعی اور امام زفر رحمہما اللہ (کے نزدیک شرکۃ الصنائع) جائز نہیں۔ کیونکہ "نفع" مال کی فرع ہے اور فرع کا شرکت پر وقوع نہیں ہوسکتا، بجز اصل میں شرکت کے بعد۔ (فتح القدیر:۶/۱۲۹، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

(وَقَالَ الشَّافِعِی)وَشِرْكَةُ التَّقَبُّلِ وَهِيَ أَنْ يَّشْتَرِطَا عَلٰى أَنْ يَّتَقَبَّلَا الْأَعْمَالَ، وَيَعْمَلُ النَّاسُ جَمِيعًا أَوْ يُشْتَرَطُ عَلٰى مَارَزَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ غَيْرُ جَائِزٍ قِيَاسًا، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ...وَعِنْدَنَا جَائِزٌ اِسْتِحْسَانًا لَهُ: أَنَّ الشِّرْكَةَ بِغَيْرِ مَالٍ لَاتَجُوْزُ لِمَامَرَّ...

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دو آدمیوں کا ٹھیکے پر کام لینے کا معاملہ ''شرکۃ التقبل'' ہے، سب لوگ ایسا کرتے ہیں اور شرط یہ طے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو رزق دے گا وہ ان کے درمیان مناصفہ پر بانٹا جائے گا (ایسا کرنا) قیاس کی رو سے ناجائز ہے۔۔۔البتہ احناف کے نزدیک استحساناً جائز ہے۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (عدم جواز کی دلیل یہ دیتے ہیں) کہ شرکۃ بغیر مال کے ناجائز ہے اور اس کی وجہ بیان کی جاچکی ہے۔

(فتاویٰ ابی اللیث السمرقندی؛۳/۱۳۷۰،مکتبہ محمدیہ بنوری ٹاؤن کراچی)

علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

وَهِيَ جَائِزَةٌ عِنْدَ الْمَالِكِيَّةِ وَالْحَنَفِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ وَالزَّيْدِيَّةِ...اِلَّا أَنَّ الْمَالِكِيَّةَ يَشْتَرِطُوْنَ لِصِحَّةِ هٰذِهِ الشَّرِكَةِ اِتِّحَادَ الصَّنْعَةِ وَاِنْ كَانَ الْعَمَلُ بِمَكَانَيْنِ، فَتَجُوْزُ بَيْنَ مُخْتَرٍ فِي صَنْعَةٍ وَاحِدَةٍ، وَلَاتَجُوْزُ بَيْنَ مُخْتَلِفِي الصَّنَائِعِ اِلَّا اِذَا كَانَ عَمَلَا الشَّرِيْكَيْنِ مُتَلَازِمَيْنِ، بِاَنْ يَّتَوَقَّفَ وُجُوْدُ عَمَلِ اَحَدِهِمَا عَلٰى وُجُوْدِ عَمَلِ الْآخَرِ كَنَسَّاجٍ وَغَزَّالٍ...

''اور (شرکۃ الاعمال) مالکیہ، حنفیہ، حنابلہ اور زیدیہ کے نزدیک جائز ہے۔۔۔مگر مالکیہ صحت شرکۃ الصنائع کے لئے اتحاد صنعت کی شرط لگاتے ہیں، کام دو مختلف جگہوں میں اگر ہو،تو صنعت واحدہ میں دو ہنرمندوں (کے درمیان) شراکت جائز ہے، البتہ مختلف پیشوں کے حاملین کے درمیان (مالکیہ کے نزدیک شرکت) جائز نہیں، ماسوا اس صورت کے ''شریکین کے کام ایک دوسرے کو لازم ہوں۔یعنی شریکین میں سے ہر ایک کے عمل کا وجود دوسرے کے عمل پر موقوف ہو مثلاً ''سوت کاتنے والا اور جولاہا''۔

مزید موصوف لکھتے ہیں:

وَقَالَ الشَّافِعِيَّةُ وَالْإِمَامِيَّةُ وَزُفَرُ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ: هِيَ شِرْكَةٌ بَاطِلَةٌ، لِاَنَّ الشَّرِكَةَ تَخْتَصُّ عِنْدَهُمْ بِالْأَمْوَالِ لَا بِالْأَعْمَالِ، لِاَنَّ الْعَمَلَ لَا يَنْضَبِطُ، فَكَانَ فِيْهِ غَرَرٌ وَعَدَمُ

اِنْضِبَاطٍ ،اِذْلَايَدْرِیْ اَحَدُهُمَا اَنَّ صَاحِبَهٗ يَكْسِبُ اَمْ لَا ،وَرُبَمَاقَامَ اَحَدُالشَّرِيْكَيْنِ بِالْعَمَلِ كُلِّهٖ دُوْنَ اَنْ يَّقُوْمَ غَيْرُهٗ بِشَیْءٍ ،فَيَكُوْنُ فِیْ ذٰلِكَ غَبْنٌ حِيْنَ يَتَقَاسَمُ الشَّرِيْكَانِ ثِمَارَ الْعَمَلِ ،وَلِاَنَّ كُلَّ وَاحِدٍمِنْهُمَامُتَمَيِّزٌعَنِ الْاٰخَرِ بِبَدَنِهٖ وَمَنَافِعِهٖ ،فَيَخْتَصُّ بِفَوَائِدِهٖ....

(شافعیہ،امامیہ اورحنفیہ سے امام زفر کے نزدیک(شرکۃ الصنائع)باطل ہے،(ان سب کے ہاں بطلان کی دلیل یہ ہے) شرکۃ ''اموال'' کے ساتھ مختص ہے نہ کہ اعمال کے ساتھ ۔کیونکہ عمل میں ضبط ممکن نہیں تو گویا کہ اس میں ایک نوع دھوکا ہےاوراس کی دلیل یہ ہے کہ شریکین میں سے دونوں اس امر سے لاعلم ہوتے ہیں کہ اس کا پتی دارکام کرے گایانہیں ،کبھی ایسابھی ہوتا ہےایک شریک مکمل کام کرتا ہےاوراس کا ساجھی کام مس بھی نہیں کرتاتو (اس تناظر میں)شریکین کام کی مزدوری جب تقسیم کریں گےتو(ایک کاحق)خورد برد ہوگا(عدم جواز پرشافعیہ،امامیہ اورحنفیہ سے امام زفرکی دوسری دلیل یہ ہے)حصہ داروں میں سے ہرایک اپنے بدن اورمنافع کے اعتبار سے دوسرے شریک سے فرق کے ساتھ ہوتا ہےتو(ہرایک شریک)اپنے فوائد کے ساتھ مختص ہوگا۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ:۴/۹۹ _۵۹۸،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ شیخ اسعد صاغرجی لکھتے ہیں:

''هِیَ اَنْ يَّشْتَرِكَ اِثْنَانِ ذَوَاصَنْعَةٍ وَاحِدَةٍ اَوْمُخْتَلِفَةٍ عَلٰی تَقَبُّلِ الْاَعْمَالِ وَيَكُوْنُ الْكَسْبُ بَيْنَهُمَافَيَجُوْزُ''

(شرکۃ الصنائع اسے کہتے ہیں)دوہنرمندخواہ صنعت واحدہ کے حامل ہوں یامختلف ہنروں کے مالک ہوں وہ ساجھ پرکام لیں اورکمائی ان کے درمیان بانٹاجائےتواس میں جواز ہے۔

(الفقہ الحنفی وادلتہ:۲/۱۳۱وحیدی کتب خانہ پشاور)

مجوزین شرکۃ الصنائع کے دلائل:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَالَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَاصَاحِبَهٗ فَاِذَاخَانَهٗ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا''.

☆البلاء یقرب بینک وبین اللہ ویعلمک الدعاء ویذھب عنک الکبر والعجب والفخر.☆

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''دوشریکوں میں سے کوئی ایک جب تک دوسرے سے خیانت نہ کرے تو انہیں میری معیت حاصل رہتی ہے اور جب کوئی خیانت کرے تو میں ان سے اپنی معیت ختم کردیتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد؛ رقم الحدیث ۳۳۸۳، دارالمعرفۃ بیروت لبنان)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''اِشْتَرَكْتُ اَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ فِيْمَا نُصِيْبُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَالَ جَاءَ سَعْدٌ بِاَسِيْرَيْنِ وَلَمْ اَجِیءْ اَنَا وَعَمَّارٌ بِشَیءٍ''.

''میں، حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ تینوں نے اس میں شراکت کی غزوہ بدر سے جو بھی ہمیں ملے گا (وہ مشترکہ) ہوگا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی لے آئے جبکہ میں اور، حضرت عمار رضی اللہ عنہ کچھ نہ لائے۔

(سنن ابی داؤد؛ رقم الحدیث: ۳۳۸۸، دارالمعرفۃ بیروت لبنان)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''وَلَنَا اَنَّ الْمَقْصُوْدَ مِنْهُ التَّحْصِيْلُ وَهُوَ مُمْكِنٌ بِالتَّوْكِيْلِ لِاَنَّهُ لَمَّا كَانَ وَكِيْلاً فِی النِّصْفِ كَانَ اَصِيْلاً فِی النِّصْفِ تَحَقَّقَتِ الشَّرِكَةُ فِی الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ وَلَا يُشْتَرَطُ فِيْهِ اِتِّحَادُ الْعَمَلِ وَالْمَكَانِ.

''اور (شرکۃ الصنائع کے جواز پر احناف کی دلیل یہ ہے) اس سے مقصود (مال) حاصل کرنا ہے: اور وہ وکیل بنانے سے ممکن ہے۔ کیونکہ (ایک شریک) نصف میں جب وکیل ہوگا تو (دوسرے) نصف میں اصیل ہوگا تو مالِ مستفاد میں شرکۃ متحقق ہوگی۔

(ہدایہ؛ ۲/ ۶۱۲، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَحُكْمُ هٰذِهِ الشَّرِكَةِ اَنْ يَصِيْرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَكِيْلاً عَنْ صَاحِبِهِ فِی تَقَبُّلِ الْاَعْمَالِ وَالتَّوْكِيْلُ بِتَقَبُّلِ الْاَعْمَالِ جَائِزٌ كَانَ الْوَكِيْلُ يُحْسِنُ مُبَاشَرَةَ الْعَمَلِ اَوْ لَا يُحْسِنُ كَذَا فِی الظَّهِيْرِيَّةِ...

اوراس شرکۃ کاحکم یہ ہے کہ شریکین میں سے ہرایک دوسرے کی طرف سے کام لینے میں وکیل ہوگا۔اورکام قبول کرنے میں وکیل بنانا جائز ہے وکیل کام نبھانا بخوبی جانتا ہو یانہ۔(ہندیہ؛۲/۳۲۸،داراحیاء التراث بیروت لبنان)

فقیہ ابوالليث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ جواز شرکۃ الصنائع پر صاحب مذہب کی طرف سے بڑے دلچسب دلائل پیش فرماتے ہیں:

لَنَا: اِنَّ اَوَّلَ هٰذِهِ الْعُقُوْدِ تَوْكِيْلٌ بِالتَّصَرُّفِ وَاٰخِرَهُ اِشْتِرَاكٌ فِي الرِّبْحِ فَصَارَ كَالْمُضَارَبَةِ... لَنَا: اِنَّهُ تَوْكِيْلٌ لِقَبُوْلِ الْعَمَلِ فَاِذَا تَقَبَّلَا كَانَ عَلَيْهِمَا وَاِذَا عَمِلَا اَوْ اَحَدُهُمَا عَمِلَ اِسْتَحَقَّا الْاَجْرَ وَكَانَ الْعَامِلُ مُعِيْنًا لِلْاٰخَرِ وَهُوَ جَائِزٌ لِاَنَّ الْمَشْرُوْطَ مُطْلَقُ الْعَمَلِ لَا عَمَلَ عَامِلٍ بِعَيْنِهِ

اورہماری (یعنی احناف کی دلیل یہ ہے کہ)اولاً!شرکۃ الصنائع توکیل بالتصرف ہے،بعدمیں نفع میں اشتراک ہے تو گویا کہ (شرکۃ الصنائع)مضاربت کی مثل ہے۔(اس پراوردلیل یہ ہے)شرکۃ الصنائع قبول عمل کے لئے (دوسرے شریک کو) وکیل بناتا ہے اورشریکین جب (کام) قبول کریں گے، تودونوں پر(کام کرنا)ضروری ہوگا،دونوں کام کریں یاایک کرے تو مزدوری اوراجرت کے دونوں مستحق ہونگے ،عامل غیرعامل کامددگارہوگااوردوسرے کے مددمیں جواز ہے کیونکہ مطلقاً کام کی شرط لگائی گئی ہے نہ کہ معین عامل کے کام کی۔(فتاوىٰ ابی اللیث السمرقندی؛۳/۷۰۔۱۳۶۶،مکتبہ محمدیہ بنوری ٹاؤن کراچی)

علامہ ڈاکٹروھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

”لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ مِنْهَا تَحْصِيْلُ الرِّبْحِ،وَهُوَ مُمْكِنٌ بِالتَّوْكِيْلِ ،وَقَدْ تَعَامَلَ النَّاسُ بِهَا وَلِاَنَّ الشَّرِكَةَ تَكُوْنُ بِالْمَالِ،اَوْ بِالْعَمَلِ كَمَا فِي الْمُضَارَبَةِ وَهٰذَا هُنَا عَمَلٌ مِنَ الْاَعْمَالِ“.

کیونکہ شرکۃ سے مقصود حصول نفع ہے اوروہ (کسی کو)وکیل بنانے سے صحیح ہے،اورلوگوں کااس پرتعامل بھی ہے ۔کیونکہ شرکۃ مال سے بھی ہوتی ہے اورکام سے بھی جیسا کہ ”مضاربۃ“میں اوریہاں(یعنی شرکۃ الصنائع میں)بھی ایک نوع عمل ہے(اوراسی میں شرکۃ ہے)

(الفقہ الاسلامی وادلتہ؛۴/۵۹۸،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

☆احسن الی الناس لوقدم الخیر للبشر لتلقی السعادۃ من عیادۃ مریض او اعطاء فقیر والرحمۃ بیتیم.☆

شرائط صحت شرکۃ الصنائع۔

شریکین نے اگر شرکت مطلقاً ذکر کی، مفاوضہ ذکر کی نہ عنان تو بعض احکام مفاوضہ کے ہونگے اور بعض عنان کے۔ پھر عنان اور مفاوضہ کی شرائط کالحاظ بھی ضروری ہوگا۔

علامہ علاء الدین کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: (بدائع الصنائع؛ ۵/۸۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

وَاَمَّا الشَّرِكَةُ بِالْاَعْمَالِ ،فَاَمَّا الْمُفَاوَضَةُ مِنْهَا فَمِنْ شَرَائِطِهَا اَهْلِيَّةُ الْكَفَالَةِ،وَمِنْهَا التَّسَاوِيْ فِي الْاَجْرِ وَمِنْهَا مُرَاعَاةُ لَفْظِ الْمُفَاوَضَةِ لِمَا ذَكَرْنَا فِي الشَّرِكَةِ بِالْاَمْوَالِ. اَمَّا الْعِنَانُ مِنْهَا فَلَا يُشْتَرَطُ لَهَا شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا تُشْتَرَطُ اَهْلِيَّةُ التَّوْكِيْلِ فَقَطُ.

شرکت بالاعمال: یا تو ''مفاوضہ'' ہوگی اوراس کی شرائط۔۱۔ضمانت کا اہل ہونا۔۲۔اجرت میں یکسانیت۔۳۔صیغہ مفاوضہ کی رعایت جس کاذکر ''شرکت بالاموال'' میں ہوچکا ہے۔یا (شرکت بالاعمال) ''عنان'' ہوگی اوراس کے لئے مذکرہ شرائط نہیں ہیں بلکہ اس کے لئے فقط ایک شرط اہلیت توکیل ہے۔ (کیونکہ شریکین ایک دوسرے کے وکیل ہوتے ہیں اگر کسی شریک میں توکیل کی اہلیت نہیں ہوگی توپھر شرکت فاسد ہوگی)

(بدائع الصنائع؛ ۵/۸۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ثُمَّ هِيَ قَدْ تَكُوْنُ مُفَاوَضَةً وَقَدْ تَكُوْنُ عِنَاناً فَاِنْ ذُكِرَ فِي الشَّرِكَةِ لَفْظُ الْمُفَاوَضَةِ اَوْ مَعْنَى الْمُفَاوَضَةِ بِاَنْ اِشْتَرَطَ الصَّانِعَانِ عَلَى اَنْ يَتَقَبَّلَا جَمِيْعًا الْاَعْمَالَ وَاَنْ يَضْمَنَا الْاَعْمَالَ جَمِيْعًا عَلَى التَّسَاوِيْ وَاَنْ يَتَسَاوَيَا فِي الرِّبْحِ وَالْوَضِيْعَةِ وَاَنْ يَكُوْنَ كُلُّ وَاحِدٍ كَفِيْلاً عَنْ صَاحِبِهٖ فِيْمَا لَحِقَهُ بِسَبَبِ الشَّرِكَةِ فَهِيَ مُفَاوَضَةٌ وَاِنْ شَرَطَا التَّفَاضُلَ فِي الْعَمَلِ وَالْاَجْرِ بِاَنْ قَالَا عَلَى اَحَدِهِمَا الثُّلُثَانِ مِنَ الْعَمَلِ وَعَلَى الْآخَرِ الثُّلُثُ وَالْاَجْرُ وَالْوَضِيْعَةُ بَيْنَهُمَا عَلَى قَدْرِ ذٰلِكَ فَهِيَ شَرِكَةُ عِنَانٍ وَكَذَا اِذَا ذَكَرَ لَفْظَةَ الْعِنَانِ وَكَذَا اِذَا اَطْلَقَا الشَّرِكَةَ فَهِيَ عِنَانٌ كَذَا فِيْ مُحِيْطِ السَّرَخْسِيِّ...

پھر (شرکت بالاعمال) کبھی مفاوضہ ہوتی ہے اور کبھی عنان (جسکی تفصیل یوں ہے کہ) مفاوضہ یا اس کے ہم معنیٰ لفظ شرکت میں ذکر کیا جائے ،دونوں ہنرمند بایں طریق شرط لگائیں کہ دونوں متقبل اعمال

ہوں، کام کے برابر ضامن ہوں، منافع اور اخراجات میں بھی شریکین برابر ہوں اور بسبب شرکت جو کچھ لاحق ہو ہر شریک اپنے پتی دار کا کفیل ہوگا تو ایسی شرکت مفاوضہ ہے۔ اگر کام اور مزدوری میں تفاضل کی شرط لگائی گئی کہ ایک شریک کے ذمہ دوثلث کام کرنا ہوگا اور دوسرے حصہ دار پر ایک تہائی کام ہوگا۔ نفع، نقصان بھی اسی کی مقدار شریکین کے درمیان بانٹا جائے گا تو یہ ''شرکۃ عنان'' ہے اور ایسے ہی شریکین جب لفظِ عنان ذکر کریں یا ''شرکت'' مطلقاً بولیں تو تب بھی ''عنان'' ہوگی۔

(ہندیہ: ۲/ ۳۲۸، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

شرکۃ الصنائع کی عصری صورتیں:

شرکت ابدان کے ابتدائی اور انتہائی مراحل میں یکسانیت نہیں، بلکہ تفاوت ہے اس لئے شرکت الصنائع کی جمیع صورتیں بظاہر ایک جیسی نہیں، مگر باعتبار حکم کوئی خاص فرق نہیں۔ چنانچہ ذیل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ شریکین میں سے دونوں ایک نوعیت کے کام پر مامور ہیں۔ مثلاً فصلات کی کٹائی یا باغات سے پھل توڑنے، بیلوں اور پودوں سے سبزیات الگ کرنے، کھیتوں سے باہر نکالکر پیک کرنے، وزنی سامان گاڑیوں میں لادنے، پریسوں میں بک بائیڈنگ، اور وسیع پیمانہ کی فیکٹریوں کی عمارت تعمیر کرنے کی صورت میں ہزاروں افراد پر مشتمل لیبر کے عمل میں شرکت کا پایا جانا عام ہے۔

۲۔ دونوں شریک کی جسمانی ہمت میں فرق ہے یا ایک شریک نیم ہنرمند ہے اور دوسرا شریک تجربہ کار ہے، جسکی وجہ سے عمل کے مراحل انہوں نے بانٹ لئے۔ جیسا کہ ایک آدمی تقطیع پارچہ پر تعینات ہے اور دوسرا جامہ دوزی پر، تیسرا کاج اور بوتام کی تنصیب پر، چوتھا سوٹ استری اور پیک کرنے پر۔ غرضیکہ بیسوں جامہ دوز عمل خیاطی کو مرحلہ وار تقسیم کر کے سلائی مکمل کرتے ہیں۔ ایسے ہی اجارہ کے درجنوں شعبہ جات ہیں۔ بھٹوں میں خشت سازی کے عمل کو چار پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، مٹی گوندھنا، میدان میں گارا لے جانا، بقدر اینٹ گارے کے حصے کرنا، سانچہ کے ذریعہ اینٹ تیا کرنا اور سب سے آخر میں چٹا لگانے کا عمل اور ایسے ہی ''غلہ جات'' کے وزن اور لوڈ کرنے کا کام تقسیم کیا جاتا ہے۔ بعض اجیر گندم وغیرہ بکس میں ڈال کر میزان پر وزن کر کے سیل کرتے ہیں اور کچھ حمال پیٹھ پر اٹھا کر گاڑی میں لے جاتے ہیں۔

۳۔ شرکۃ الصنائع کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایک شریک فقط کام لیتا ہے اور باقی عمل پر مامور ہیں اور ایسا تب ہوتا ہے جب کام بہت زیادہ ہو۔ عہد حاضر میں بیشتر پیشوں کے حامل افراد سہولت/ عذر کی

بناپرایسا کرتے ہیں یا کام لینے والے کی مستاجروں کے ہاں دیانت داری کی شہرت اوراعتماد ہے ،کام لانے والے لوگوں کا انتارش رہتاہے جن کے لئے اوقات کار میں کاؤنٹر پر ایک مستقل متقبل کی ضرورت ہے۔

۴۔ شریکین نے مختلف پیشوں میں شرکت کی خواہ دونوں پیشے لازم بلزوم ہوں یا نہ جیسا کہ ایک مکینک خراب گاڑیاں ٹھیک کرتا ہے اوردوسرا خراد پر پرزے تیار کرتا ہے یا ایک اجیر موبائل فون صحیح کرتا ہے اوراسکا دوسرا شریک لائپ ٹاپ جوڑتا ہے،ایک آدمی ڈاکٹر ہے جو مرض کی تشخیص کرتا ہے اوراسکا دوسرا حصہ دار نمونے لیکر ٹیسٹ کرتا ہے، پبلک اسکول میں تعلیمی اوردیگر امور پر اساتذہ نے کچھ لوگوں کے ساتھ شراکت کی ہے،ایک پتی دار سوت کاتتا ہے اوردوسرا پارچہ بافی کرتا ہے۔

۵۔ دونوں شریک مختلف جگہوں میں رہ کر عمل کرتے ہیں،مثلاً دونوں حصہ دار ایک شہر میں علیحدہ علیحدہ دکانوں میں رہتے ہیں یا شریکین کے مابین دوشہروں یا دوملکوں کی مسافت ہے۔

معنون کے ذیل میں شرکت الصنائع کی جتنی صورتیں ذکر کی گئی ہیں احناف کے نزدیک تماموں میں جواز ہے۔

علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

(وَ)اِمَّا(تَقَبُّلٍ)وَتُسَمّٰی شِرْكَةَ الصَّنَائِعِ وَاَعْمَالٍ وَاَبْدَانٍ (اِنَ اتَّفَقَ)صَانِعَانِ(خَيَّاطَانِ اَوْخَيَّاطٌ وَصَبَّاغٌ)فَلَايَلْزَمُ اِتِّحَادُ صَنْعَةٍ وَمَكَانٍ

بہرحال (شرکتہ)تقبل جسے شرکتہ الصنائع ،شرکتہ اعمال اورشرکتہ ابدان کہاجاتا ہے۔دوہنرمند یعنی دودرزی یا ایک درزی اور ایک رنگ ساز اتفاق کرلیں ،صنعت اورجگہ میں اتحاد غیرضروری ہے۔(درمختار مع شامی؛۳/۳۸۰،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لَوِ اشْتَرَكَا عَلٰى اَنْ يَتَقَبَّلَ اَحَدُهُمَا الْمَتَاعَ وَيَعْمَلَ الْآخَرُ اَوْ يَتَقَبَّلَهُ اَحَدُهُمَاوَيَقْطَعَهُ ثُمَّ يَدْفَعَهُ اِلَى الْآخَرِ لِلْخَيَّاطِ بِالنِّصْفِ جَازَكذافى...لَا تَفَاوُتَ بَيْنَ كَوْنِ الْعَمَلِ فِى دُكَاكِيْنَ اَوْدُكَّانٍ وَكَوْنِ الْاَعْمَالِ مِنْ اَجْنَاسٍ اَوْ جِنْسٍ .

شریکین میں سے ایک اگر سامان وصول کرے اوردوسرا کام کرے یا ایک حصہ دار(کپڑا) قبول کرے اوراسے قطع کرے پھر دوسرے شریک کو نصف (اجرت کے عوض) سینے کے لئے دے دے تو جائز ہے۔نیز اس میں کوئی فرق نہیں کہ کام دو دکانوں یا ایک دکان میں ہواور عمل ایک جنس کا ہو یا مختلف جنس

کا۔

(فتاویٰ شامی؛۳/۳۸۰،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَاَفَادَ بِقَوْلِهٖ (اَوْخَيَّاطٌ وَصَبَّاغٌ)اَنَّهٗ لَايُشْتَرَطُ فِيْهِ اتِّحَادُالْعَمَلِ قَالُوْا:وَلَايُشْتَرَطُ اَيْضًااتِّحَادُ الْمَكَانِ...وَقَوْلُهٗ (عَلٰى اَنْ يَّتَقَبَّلَاالْاَعْمَالَ)لَيْسَ بِقَيْدٍ لِاَنَّهُمَالَواشْتَرَكَاعَلٰى اَن يَّتَقَبَّلَ اَحَدُهُمَاالْمَتَاعَ وَيَعْمَلَ الْاٰخَرُ اَوْيَقْبَلَ اَحَدُهُمَاالْمَتَاعَ وَيَقْطَعَهٗ ثُمَّ يَدْفَعَهٗ اِلَى الْاٰخَرِ لِلْخِيَاطَةِ بِالنِّصْفِ جَازَ...

ماتن کے اس قول (درزی اور رنگریز اگر شرکت کریں) سے (یہ مسئلہ) مستفاد ہوتا ہے کہ (شرکت الصنائع) میں عمل کا اتحاد غیر ضروری ہے، بلکہ ائمہ کرام تو (اس حد تک جواز کے قائل ہیں کہ شریکین کے لئے) ایک جگہ ہونے کی شرط بھی نہیں ہے۔ (نیز علامہ ابوالبرکات نسفی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول) ''دونوں حصہ دار کام لیں'' یہ قید بھی نہیں ہے۔ بلکہ اس طرح اگر شریکین شرکت کریں ''ان میں سے ایک سامان لے اور دوسرا کام کرے یا ایک شریک متاع (کپڑا) لے اور اسے کاٹ کر پھر سینے کے لئے نصف (مزدوری پر) دوسرے شریک کو دے تو (ایسا کرنا) جائز ہے۔ (بحرالرائق؛۵/۳۰۳۔۳۰۴،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

خَيَّاطٌ وَتِلْمِيْذُهٗ اِشْتَرَكَافِي الْخِيَاطَةِ عَلٰى اَنْ يَقْطَعَ الْاُسْتَاذُ الثِّيَابَ وَيَخِيْطَ التِّلْمِيْذُ وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا نِصْفَان.

ٹیلر اور اس کے شاگرد نے جامہ دوزی میں اس شرط پر شرکت کی کہ استاذ کپڑے کاٹے گا، شاگرد سئے گا اور سلائی ان کے درمیان بانٹی جائے گی۔

(ہندیہ؛۲/۳۳۱ مکتبہ احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قَالَ (زُفَرُ)اِذَااشْتَرَكَ الْخَيَّاطُ وَالْاِسْكَافُ شِرْكَةَ تَقَبُّلٍ ،لَايَجُوْزُ وَعِنْدَنَاتَجُوْزُالشِّرْكَةُ

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''درزی اور موچی کی شرکۃ الصنائع جائز نہیں۔ اور احناف کے

نزدیک شرکت جائز ہے۔

(فتاویٰ ابی اللیث السمر قندی:۳/۱۳۶۶،مکتبہ محمدیہ بنوری ٹاؤن کراچی)

کیا تمامی امور میں شرکت جائز ہے؟۔

عہد حاضر میں !ایک المیہ یہ بھی ہے کہ بعض عناصر نے حرام ،مکروہ اور غیر شرعی امور میں عقد شرکت کا معاملا طے کیا ہوا ہے اور اسکی ایک طویل فہرست ہے۔

۱۔ فسادفی الارض کے درپئے عناصر مختلف حرام امور میں ''پتی اور حصہ'' پر شرکت کرتے اور کراتے ہیں۔

۲۔ ملک وملت کے اندرونی اور بیرونی دشمن کچھ لوگوں کو پیسہ کی لالچ دے کر جب قیمتی جانیں اور املاک ضائع کراتے ہیں تو اس حرام آمد کے حصول کی خاطر بیسوں لوگ دشمن کے عزائم کی تکمیل کی خاطر شرکت کرتے ہیں۔

۳۔ مسافروں سے مال لوٹنے والے بھی شرکت پر رہزنی کرتے ہیں۔

۴۔ نقب زنی اور متنوع ہربوں سے محفوظ املاک چرانے والے،اور انکا دفاع کرنے والے سب صاحبان مال مسروقہ میں پتی دار ہوتے ہیں،کبھی کسی شریک چور کو حصہ کم ملے یا سرے سے نہ ملے تو پھر وہ مکمل گینگ کا بھانڈا جب پھوڑتا ہے تو واضح ہوجاتا ہے کہ مال مسروقہ میں کتنے لوگ شریک ہوتے ہیں اور پتی کی صورت میں مال کیسے تقسیم کیا جاتا ہے۔

۵۔ سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں ملازمین، بھاری کام کرنے پر جب مک مکا کرتے ہیں تو مالِ رشوت میں سب حصہ دار ہوتے ہیں الا ماشاء اللہ۔

۶۔ غیر قانونی طریقہ سے اندرون ملک اور بیرون ملک سے اشیاء اسمگلنگ کرنے یا بیرون ملک بھجوانے میں شرکت۔

۷۔ آزاد خواتین کی خرید وفروخت میں شرکت۔

۸۔ رقص ،سرور،غنا فلموں اور تھیٹروں کی کمائی میں شرکت۔

حالانکہ !جمیع امور میں شرکت درست نہیں ، بلکہ جن کاموں میں وکالت صحیح ہے ان میں شرکت درست ہے اور جن میں وکالت صحیح نہیں ان میں شرکت بھی صحیح نہیں،حرام کاموں میں شرکت عقلِ سلیم بھی تسلیم نہیں کرتی۔

علامہ علاء الدین کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

...أَبُوْيُوْسُفَ عَنْ أَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ أَنَّهٗ قَالَ: مَاتَجُوْزُفِيْهِ الْوَكَالَةُ تَجُوْزُفِيْهِ الشَّرِكَةُ وَمَالَاتَجُوْزُفِيْهِ الْوَكَالَةُ لَاتَجُوْزُفِيْهِ الشَّرِكَةُ.

(بدائع الصنائع: ۵/۸۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وَمَالَا تَصِحُّ فِيْهِ الْوَكَالَةُ لَاتَصِحُّ فِيْهِ الشَّرِكَةُ".

جن امور میں وکالت صحیح نہیں ان میں شرکت بھی درست نہیں۔

(فتاویٰ شامی: ۳/۳۸۱، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

.. لَوِاشْتَرَكَافِیْ عَمَلِ حَرَامٍ لَمْ يَصِحَّ.. وَلَاشِرْكَةُ السُّؤَالِ لِاَنَّ التَّوْكِيْلَ بِالسُّؤَالِ لَايَصِحُّ...

شریکین نے حرام کام میں اگر شرکت کی تو صحیح نہیں۔۔۔دریوزہ گری میں بھی شرکت نادرست ہے۔کیونکہ کسی کوسوال کرنے (اورلوگوں سے بھیک مانگنے کا) وکیل بنانا صحیح نہیں۔

(بحرالرائق: ۵/۳۰۲، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اِشْتَرَكَافِیْ عَمَلٍ هُوَ حَرَامٌ لَا تَصِحُّ الشَّرِكَةُ كَذَافِیْ خِزَانَةِ الْفَتَاوٰی...

دوآدمیوں نے حرام کام میں شرکت کی تو شرکت صحیح نہیں۔

(ہندیہ ۲/۳۳۱، داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان)

........................(جاری ہے)

نئی کتاب

فاکهة البستان (مجلدین)

تالیف مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی دراسۃ وتحقیق مفتی محمد جان نعیمی

ناشر: دارالنعیمی جامعہ مجددیہ نعیمیہ صاحبداد گوٹھ ملیر کراچی

برائے رابطہ: 021-340509074 0300-2593036